



سوال

(109) سورج کے غروب ہونے اور سجدہ کرنے کے بیان میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔ تو عرش معلیٰ کے نیچے سجدے میں گرتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ جب تک حکم ایزدی نہیں ہوتا ہے۔ تب تک ساجد رہتا ہے۔ اور کہتا ہے یا رب میں کہاں سے طلوع ہوں۔ تب حکم باری طلوع من المشرق ہوتا ہے۔ تو طلوع ہوتا ہے۔ اب عقل چاہتی ہے۔ کہ اگر آسمان دنیا سے بلورب کی طرف جاتا ہے۔ تو پھر دن ہونا چاہیے اور اگر زمین کے نیچے سے جاتا ہے۔ تو زمین کے نیچے مثل دنیا اور بھی دنیا ہو جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ؟

(سائل ابو عبد الماجد محمد عبد الواحد الحمدی ازبا تو ٹیل ضلع راجشاہی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کو سمجھنے کے لئے پہلے آسمان اور زمین کی صورت اور ان میں سورج کی رفتار کا سمجھنا ضروری ہے۔ اس سبب کی صورت اس طرح ہے۔

اس کے اوپر عرش ہے۔ اور یہ بات صاف روشن ہے کہ سورج ہر وقت چلتا ہے اور چلتے وقت عرش کے نیچے ہی رہتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ سورج اپنی رفتار میں ایک طرف ڈوبتا ہے تو دوسری طرف چڑھتا ہے۔ اسلئے اس کے طلوع غروب میں فرق ہے۔ کلکتہ اور امرتسر کا نصف گھنٹہ سے زیادہ فرق ہے۔ پس سورج اپنی رفتار میں ہر وقت عرش کے نیچے ہر قدم پر خدا سے اجازت طلب کرتا ہے۔ اور اجازت ہی سے اگلے مشرق پر طلوع کرتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک قدرتی منظر کا اظہار ہے۔ جیسے ارشاد ہوتا ہے۔

ما اصاحکم من مصیبۃ الا باذن اللہ

(جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے۔ وہ اللہ کے اذن سے ہے۔) قول مشورہ ہے۔

لا تحرك ذرة الا باذن اللہ (دنیا میں جو حرکت یا جو سکون ہے۔ سب اذن الہی سے ہے۔ ماہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ۔ پس سورج بھی اس قدرتی قانون کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ سورج ہماری نظر میں ہمارے حصہ زمین سے نیچے جاتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ دوسرے حصہ پر پہنچتا ہے۔ پھر بدستور باذن الہی چلتا چلتا ہمارے مشرق سے طلوع کرتا ہے۔ سبحانہ ما اعظم شانہ



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 80

محدث فتویٰ